B.A. PART – I
URDU (H)
Paper II

IMTIYAZ ALI TAAJ KA FANN

امتیاز علی تاج کا فن

Dr. Md. Shamshad Akhtar

امتیاز علی تاج کی ڈرامہ نگاری کا فن یہی ہے کہ اُن کے ڈراموں کے کردار جیتی جاگتی اور بھاگتی دوڑتی زندگی کے اصلی چہرے معلوم ہوتے ہیں۔ بالخصوص اُن کا ڈرامہ انارکلی جسے انہوں نے صرف بائیس سال کی عمر میں تحریر کیا تھا، بقول ان کے وہ انارکلی کی فرضی کہانی بچپن سے سنتے آئے تھے اور اس سے اس قدر متاثر تھے کہ انہوں نے اس کہانی کو ڈرامے کے قالب میں ڈھال دیا۔

اس ڈرامے کی سب سے بڑی خصوصیت یہی ہے کہ اس کے کردار اور مکالمے زندہ جاوید محسوس ہوتے ہیں۔ کرداروں کی تراش خراش اور اُن کے ذریعے مکالموں کی ادائیگی کو بہترین طریقے سے ترتیب دیا گیا ہے۔ بالخصوص اکبر اعظم اور سلیم کا کردار، انارکلی اور دل آرام کا کردار، جودھا بائی اور بختیار سلیم کا کردار یا پھر داروغۂ زندان کا کردار، یہ سارے کردار اپنے آپ میں مکمل اور جامع ہیں اور ہر ایک کردار نے اپنی اپنی جگہ داری بخوبی نبھائی ہے۔

قدم قدم پر محبت و تکرار، جگہ جگہ جذباتی اور

اخلاقی تصادم۔ غرض تصادم ہی اسی ڈرامے کی خاصیت ہے

جسے بڑے ہی فنکارانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اگر دیکھا جائے

تو کسی کہانی نویس یا ڈرامہ نگار کے لئے بہت مشکل مرحلہ

ہوتا ہے کہ وہ اپنے کرداروں کو کس زاویے پہ رکھے، کون سا

کردار کس کردار کے ساتھ متصادم ہوتا ہے اور تصادم کے

درمیان اور بعد میں اُن کرداروں کی ذہنی کیفیت اور نفسیات

کس کروٹ بیٹھتی ہے اور پھر اُن مشکل ترین لمحات میں ایک اک

کردار کو سمیٹ کر رکھتے ہوئے اُن کے لئے مکالموں کی تخلیق

پیش کردہ سین کے تناظر میں جسے ڈرامہ نگار نے ڈرامہ نگاری

کے کینوس پر تراشا ہے۔ یقیناً امتیاز علی تاج نے اپنے تمام

تر فنی صلاحیتوں کا بھرپور نمونہ پیش کیا ہے

ڈرامہ انارکلی اردو ڈرامہ نگاری کے فن میں

ایک بیش بہا اضافہ ہے، ایک ایسا اضافہ جو اردو ڈرامے

لکھنے والوں کے لئے یقیناً مشعل راہ ہے